

شبِ برأت میں اللہ تعالیٰ (قبیلہ) بنو کلب کی بھٹیروں کے
بالوں کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے۔ (الحديث)

شبِ برأت

مصنف:

بطل حریت، مجاہد جنگ آزادی
حضرت مفتی عنایت احمد کاکردی

تحریر و حواشی:

میشم عباس قادری رضوی



120 سال بعد اشاعت

بیان قدر شبِ برات

مؤلف

بطل حریت حضرت علامہ مفتی
عنایت احمد کاکوروی رضی اللہ عنہ

تخریج و حواشی
میشم عباس قادری رضوی

ناشر

مرکز اشاعت نوادر علماء اہلسنت، لاہور



بطل حریت حضرت علامہ مفتی عنایت احمد کاکوری مدظلہ العالی
(متولد ۱۲۲۸ھ/۱۸۱۳ء، متوفی ۱۲۷۹ھ/۱۸۶۳ء)

میشم عباس قادری رضوی

۱۲۷۳ ہجری

شعبان ۱۳۱۳ ہجری مطبع نامی لکھنؤ

رجب ۱۳۳۳ ہجری ۲۰۱۲ عیسوی

جناب محمد رضا الحسن قادری و جناب محمد ابرار قادری

۱۱۰۰

24

:

مرکز اشاعت نوا در علماء اہلسنت لاہور

دار الاسلام (۸-سی ٹی الدین بلڈنگ وادور ہار مارکیٹ لاہور)

والضحیٰ پبلی کیشنز (۸-سی ٹی الدین بلڈنگ وادور ہار مارکیٹ لاہور)

مسلم کتابوی (وادور ہار مارکیٹ لاہور)

مکتبہ اعلیٰ حضرت (وادور ہار مارکیٹ لاہور)

دار النور (نزد ستا ہوش وادور ہار مارکیٹ لاہور)

مکتبہ رضویہ

(فیروز شاہ شریعت نگاری کھانا، نقاش شفیع ہال آرام باغ نزد ایم اے جناح روڈ کراچی)

مکتبہ برکات المدینہ (جانب مسجد بہار شریعت، بہار آباد کراچی)

حالات مؤلف

مجاہد آزادی حضرت علامہ مفتی عنایت احمد کاکوری مدظلہ العالی قریشی النسل تھے ان کے آباء واجداد بغداد سے دیوبند ضلع بارہ بنگی میں قیام پذیر ہوئے اسی قصبہ دیوبند میں ۹ شوال ۱۲۲۸ ہجری کو مجاہد آزادی عاشق رسول کریم ﷺ حضرت مفتی عنایت احمد کاکوری صاحب پیدا ہوئے، حضرت مفتی عنایت احمد کاکوری صاحب کے والد منشی محمد بخش اور چچا عبدالحسیب نے نانہیالی تعلق کی وجہ سے کاکوری میں رہائش اختیار کر لی تھی اسی وجہ سے مفتی صاحب بھی کاکوری کہلاوئے۔ اپنے نانہیالی کاکوری میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے رام پور میں تشریف لے گئے، علمائے عصر سے اکتساب علم کے بعد دہلی تشریف لائے اور مولانا شاہ محمد اسحاق سے سند حدیث حاصل کی۔ اس کے بعد مولانا بزرگ علی مارہروی سے ریاضی کی تعلیم حاصل کی۔ مکمل کے بعد مولانا عنایت احمد کاکوری کو علی گڑھ میں منصف کے عہدہ پر ملازمت مل گئی۔ بعد ازاں ان کا تبادلہ بریلی میں ہو گیا۔ نواب خان بہادر نے زبیل کھنڈ میں علم جہاد بلند کیا تو مفتی عنایت احمد کاکوری صاحب بھی اس میں شریک ہو گئے۔ اسی وجہ سے مفتی عنایت احمد کاکوری صاحب گرفتار ہو گئے اور ان پر بغاوت کا مقدمہ چلا جس کے نتیجے میں عبور دیوبند شہر کی سزا سنائی گئی اور ۱۸۵۸ء میں مفتی عنایت احمد صاحب کالاپانی بھیج دیئے گئے۔ ایک انگریز کی فرمائش پر "تقویم البلدان" کا ترجمہ کیا جو دو برس میں مکمل ہوا اور رہائی کی سبب بنا۔ کالاپانی میں مفتی صاحب نے قوت حافظہ کی بنا پر مختلف کتب تالیف کیں جب وطن واپس تشریف لائے تو اصل کتب سے مراجعت کی تو تمام مضامین کو بالکل درست پایا جیسا کہ "تواریخ حبیب الہ" کے آخر میں خود تحریر فرماتے ہیں کہ:

"یہ رسالہ فقیر نے بغیر موجود ہونے کسی کتاب کے صرف از روئے حافظہ لکھا تھا پھر

بفضلہ تعالیٰ بعد معاودت کے وطن میں کتب حدیث و سیر معتبرہ سے صرف بحرف

مطابقت کیا۔" (تواریخ حبیب الہ، ص ۱۶۲ مطبوعہ مطبع طبعی دہلی ۱۹۵۰ء)

یہ کتاب اندمان کے سرکاری ڈاکٹر حکیم امیر خان کی فرمائش پر لکھی گئی تھی وطن واپسی پر مفتی صاحب نے کانپور میں قیام فرمایا مدرسہ فیض عام قائم کیا۔ کانپور کے مسلمان تاجر اس مدرسہ کے اخراجات کے کفیل تھے۔ مفتی صاحب خود صرف بچوں کو پڑھانے لگے۔ قیام کانپور

کے دوران آپ نے حج کا ارادہ کیا۔ مولانا سید حسین شاہ صاحب کو مدرسہ فیض عام کا مدرسہ اول اور مولانا لطف اللہ علی گڑھ کو مدرسہ ثانی مقرر فرمایا اور حج کو روانہ ہو گئے جدہ کے قریب پہنچ کر بحری جہاز پہاڑ سے ٹکرا کر ڈوب گیا اور ۷ شوال ۱۳۷۹ ہجری کو مفتی صاحب بحالیہ احرام غریق بحر ہو کر بمطابق حدیث رسول ﷺ شہید قرار پائے۔

اہل سنت کے محققین اور اشاعتی ادارے اپنی شخصیات کی حفاظت کریں

آج کل فرقہ جات باطلہ دیوبند و دہابیہ کے قبضہ گروپ علماء اہلسنت و جماعت پر قابض ہونے کی مذموم سعی میں مصروف ہیں جن میں سے چند علماء کے نام یہ ہیں:

♦ حضرت علامہ مولانا آل حسن نہانی رضوی رحمہ اللہ

♦ فاتح عیسائیت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمہ اللہ

♦ شیخ الدلائل حضرت مولانا عبدالحق مہاجر الدہلوی رحمہ اللہ

♦ شیر پنجاب مولانا کریم الدین دیر رحمہ اللہ

♦ مولانا غلام محمد یحییٰ قصوری رحمہ اللہ

♦ مولانا وکیل احمد سکندر پوری رحمہ اللہ

♦ مولانا ارشد حسین رامپوری رحمہ اللہ

حضرت مفتی عنایت احمد کا کوروی رحمہ اللہ کا نام گرامی بھی انہی علماء اہل سنت میں شمار ہوتا ہے جن پر فرقہ دیوبندیہ نے قبضہ جمانے کی کوشش کی ہے جیسا کہ حضرت کی ایک ”الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعلمین“ دیوبندی مولوی امداد اللہ انور کی تسہیل کے ساتھ ”دار المعارف عنایت پور تحصیل جلالپور پیر والا ملتان“ سے شائع ہوئی ہے۔ حقائق سے بے خبر قادی اس سے یہی تاثر لے گا کہ کتاب چونکہ دیوبندی مکتبہ نے شائع کی ہے اس لیے یہ انہی کے کسی عالم کی تحریر کردہ کتاب ہے اس لیے اہل سنت کے مقتدر اشاعتی اداروں سے میری اپیل ہے کہ مندرجہ بالا ذکر کردہ علمائے اہل سنت سمیت دیگر علمائے اہل سنت کے علمی نوادر کی اشاعت کی طرف بھی توجہ کریں تاکہ ان سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔

حضرت مفتی عنایت احمد کا کوروی صاحب کے افکار و نظریات

صفحات کی کمی کی وجہ سے حضرت مفتی عنایت احمد کا کوروی رحمہ اللہ کی کتب سے صرف چند

اقتباسات پیش کیے جا رہے ہیں جن سے ان کا مسلک اہل سنت سے واضح ہوتا ہے یہ یاد رہے کہ یہ وہی نظریات ہیں جن پر وہابی دیوبندی شرک و بدعت کے فتوے داغے ہیں۔

حضور ﷺ کی نورانیت: حضرت مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ

”حدیث میں وارد ہے کہ **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي** یعنی سب سے پہلے اللہ جل جلالہ نے میرے نور کو پیدا کیا اور کتب اخبار میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ سے سب سے پہلے آپ کے نور کو پیدا کیا اور سارے عالم کو اس نور سے جلوۂ ظہور میں لایا۔“ (تواریخ حبیب الرحمن ص ۳۳ مطبوعہ مطبعہ علمی لاہور)

تاریخ و عجائبات ولادت: حضرت مفتی صاحب تاریخ میلاد شریف کے متعلق لکھتے ہیں کہ

”ہاں ہویں تاریخ ربیع الاول کی اسی سال میں جس میں قصہ اصحاب فیل ہوا تھا بروز دوشنبہ بوقت صبح صادق جناب محمد مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوئے اور سارا عالم آپ کے نور سے روشن ہوا اور بہت سے عجائب و خوارق عادات اُس رات ظہور میں آئے۔“ (تواریخ حبیب الرحمن ص ۳۴ مطبوعہ مطبعہ علمی دہلی)

مکہ معظمہ میں میلاد شریف کا ثبوت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے

حضرت مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ

”شاہ ولی اللہ محدث نے ”فیوض الحرمین“ میں لکھا ہے کہ میں حاضر ہوا اس مجلس میں جو مکہ معظمہ میں مکان مولد شریف میں تھی ہاں ہویں ربیع الاول کو اور ذکر ولادت شریف اور خوارق عادات وقت ولادت کا پڑھا جاتا تھا میں نے دیکھا کہ ایک ہارگی کچھ انوار اس مجلس سے بلند ہوئے میں نے اُن انوار میں شامل کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ انوار تھے ملائکہ کے جو ایسی محافل متبرکہ میں حاضر ہوا کرتے ہیں اور بھی انوار تھے رحمت الہی کے اُتھنی۔ سو مسلمانوں کو چاہیے کہ بمقتضائے محبت آنحضرت ﷺ محفل شریف کیا کریں اور اس میں شریک ہوا کریں مگر شرط یہ ہے کہ یہ نیت خالص کیا کریں۔ ریا اور نمائش کو دخل نہ دیں اور بھی احوال صحیح اور معجزات کا حسب روایات معتبرہ بیان ہو۔ اکثر لوگ جو اس محفل میں فقط شعر خوانی پر اکتفا کرتے ہیں یا روایات و اہمید نامعتبر بتاتے ہیں خوب نہیں اور بھی علمائے مکہ نے لکھا ہے کہ اس محفل میں ذکر وفات شریف کا نہ چاہیے اس لیے کہ یہ محفل واسطے خوشی میلاد شریف کے منعقد ہوتی ہے ذکر غم جائزہ اس میں محض نازیبا ہے۔ حرمین شریفین میں ہرگز عادت ذکر قصہ وفات کی نہیں ہے۔“ (تواریخ حبیب الرحمن ص ۳۵ مطبوعہ مطبعہ علمی دہلی)

فیوض الحرمین صفحہ ۱۱۵ مترجم پروفیسر محمد سرور ناشر دارالاشاعت اردو بازار کراچی۔ (۱۱ شوال ۱۳۷۹)

اس اقتباس میں ان دیوبندیوں و ہابیوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کا وصال بھی بارہ ربیع الاول کو ہے اس لیے یہ خوشی نہیں منانی چاہیے۔

محفل میلاد شریف کے جواز پر ایک نفیس استدلال

حضرت مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ

”ثویبہؓ کوٹری ابولہب کی تھی کہ ابولہب نے اُسے وقت پہنچانے خبر ولادت شریف کے آزاد کیا تھا حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابولہب کو بعد موت کے خواب میں دیکھا اور حال پوچھا اُس نے کہا کہ عذاب شدید میں مبتلا ہوں مگر ہمیشہ شبِ دو شنبہ کو درمیان انگشت شہادت اور وسطے سے کہ اشارے سے اُن کے میں نے ثویبہؓ کو بسبب پہنچانے بشارت ولادت محمد مصطفیٰ ﷺ کے آزاد کیا تھا کچھ پانی مجھے چوسنے کو مل جاتا ہے کہ اُس سے ایک گونہ عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے علمائے محدثین نے بعد لکھنے اس روایت کے لکھا ہے کہ جب ابولہب سے کافر کو جس کی مذمت قرآن شریف میں بتصریح وارد ہے بسبب خوشی ولادت شریف کے تخفیف عذاب ہوئی تو جو مسلمان خوشی ولادت شریف سے ظاہر کرے خیال کرنا چاہیے کہ اُس کو کیسا ثواب عظیم ہوگا اور کیا کیا برکات شامل حال اُس کے ہوں گے۔ (تواریخ حبیب لہ صفحہ ۸، جہودہ مطبع تعلیمی دہلی)

عدم سایہ مصطفیٰ ﷺ

مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ

آپ کا سایہ نہ تھا اس لیے کہ سایہ جسم کثیف ظلمانی کا ہوتا ہے نہ لطیف و نورانی کا مولوی جامی دہلوی نے آپ کے سایہ نہ ہونے کا خوب نکتہ لکھا ہے اس قلعہ میں قطعہ
غیر ما نداشت سایہ تاشک بدل یقیں بیخبر
یعنی ہر کس کہ بیخبر دوست پیدا ست کہ بر زمین بیخبر
(تواریخ حبیب لہ صفحہ ۱۴، جہودہ مطبع تعلیمی دہلی ۱۹۵۰ء)

تصنیفات

حضرت مفتی عنایت احمد کا کوروی دہلوی نے متعدد تصانیف لکھیں جن کی فہرست یہ ہے: (۱) تواریخ حبیب لہ (۲) بیان قدر شب برأت (۳) فضائل درود و سلام (۴) محاسن العمل الفضل

(۵) الکلام الحسن فی آیات رحمۃ للعالمین (۶) علم و صیغہ (۷) الدر الغریب فی مسائل الصیام و القیام و العید (۸) ترجمہ تقویم البلدان (۹) و تحفہ کریمہ (۱۰) بخشہ بہار (۱۱) ہدایت الاضاحی (۱۲) نقشہ مواقع النجوم (۱۳) احادیث الحبیب المستر کہ (۱۴) فضائل علم و علماء دین (۱۵) مذمت میلہ باء (۱۶) ضمان الفردوس (۱۷) ملخصات الحساب (۱۸) علم الفرائض۔

اللہ جل شانہ نے توفیق دی تو آپ کی خدمت میں مفتی صاحب کی دیگر کتب ”محاسن العمل الفضل“ ”الدر الغریب فی مسائل الصیام و القیام و العید“ ”فضائل درود و سلام“ ”الکلام الحسن فی آیات رحمۃ للعالمین“ بھی پیش کی جائیں گی۔

حضرت مفتی صاحب ایک کتاب بنام ”لوامع العلوم و اسرار العلوم“ لکھ رہے تھے جس میں چالیس علوم کا خلاصہ لکھنا چاہتے تھے اور ہر علم کا نام بھی نقطہ قرار دے رہے تھے۔ مندرجہ ذیل مفتی صاحب کے ساتھ ہی غریق بحر ہو گئی۔

بیان قدر شب برأت کی کتابیاتی تفصیل

یہ رسالہ ۱۲۷۲ ہجری میں حضرت مفتی صاحب نے ہالی کے بعد بلڈ شیف میں قیام سے دوران لکھا۔ بڑے سائز کے ۸ صفحات پر مشتمل ہے پہلی دفعہ ۱۲۷۳ ہجری اور دوسری مرتبہ ۱۳۱۳ ہجری میں مطبع نامی لکھنؤ سے ماہ شعبان المعظم میں شائع ہوا۔ اس کے بعد کی کوئی اشاعت ہمارے علم میں نہیں ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم۔

فصلیت شب برأت کے مخالفین کا مختصر رد

اس رسالہ کا موضوع نام ہی سے ظاہر ہے اس میں از روئے قرآن و حدیث شب برأت کی فضیلت کا بیان ہے۔ غیر مقلد وہابی حضرات اس رات خدا تعالیٰ کی عبادت کے بھی انکاری ہو جاتے ہیں جیسا کہ غیر مقلد وہابی حضرات کے ”فتاویٰ ستاریہ“ میں وہ لکھا ہے کہ ”شب برأت کورات بھر نظایات و غیرہ پڑھنا بدعت ہے اپنی اپنی جانب سے دین اکمل کے اندر زیادتی کرنی ہے جو کہ شرعاً ممنوع ہے۔“

(فتاویٰ ستاریہ جلد اول صفحہ ۶ مکتبہ سعودیہ حدیث منزل کراچی)
امام ابولہب مولوی اسماعیل بلوی صاحب نے ”تذکیر الخوان“ میں کفر و نفاق کی باتوں

کے ضمن میں شعبان میں صلوٰۃ کا بھی شامل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

(فتاویٰ ایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۶۳ و ۶۴ کتب خانہ دانش گاہ دہلی، صفحہ ۱۱، ۱۰ مطبوعہ داروقی دہلی ۱۳۱۲ ہجری، صفحہ ۲۶ و ۲۵ مطبوعہ اقبال اکیڈمی ایک روڈ لاہور ۱۹۴۸ عیسوی، صفحہ ۹۸ و ۹۷ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی)

حالانکہ شہ برأت میں صلوٰۃ کا نام بھی شامل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔
 نہیں اور امام ابوہامیہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب نے خود بھی لکھا ہے کہ ”در فعلی از افعال وقولے از اقوال ہزار منافع و مضار مد رک شود و بعد وہ حسن یا قبح عقائد در وہ ثابت شود اما تا وقتیکہ کتاب منزل یا نص نہی مرسل بر لزوم یا منع او دلالت نہ داشتہ باشد وجوب یا حرمت آن قول و فعل شرعاً ثابت نہی تو اس شد“ (ترجمہ) ”جس طور پر کسی فعل میں افعال سے یا کسی قول میں اقوال سے ہزار منافع اور مضار (نقصانات) سمجھے جائیں اور سو درجے سے حسن یا قبح اس میں ثابت ہووے لیکن تا وقتیکہ کتاب منزل یا نص نہی مرسل اس کے لزوم یا منع پر دلالت نہ ہوئے وجوب یا حرمت اس قول و فعل کا شرعاً ثابت نہیں ہو سکتا۔“

(منصب امامت صفحہ ۸۲، فارسی مع اردو مطبوعہ داروقی دہلی ترجمہ مولوی عبداللطیف سہوانی، صفحہ ۱۳۰ ترجمہ حکیم محمد حسین علوی، نشر آئینہ ادب چوک انارکلی لاہور، صفحہ ۱۲۵، ۱۲۴ مطبوعہ طبیب پبلشرز ۵ یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

اس صراحت کے باوجود معلوم نہیں وہابی حضرات بلا دلیل کتاب و سنت کیوں اسے بدعت قرار دیتے ہیں۔

شہ برأت کا ثبوت مخالفین کی کتب سے

غیر مقلدین حضرات کے امام مولوی اسماعیل دہلوی صاحب شہ برأت کے متعلق لکھتے ہیں کہ ”آنحضرت ﷺ شہ برأت میں کسی کو اطلاع دینے اور جتلانے کے بغیر بقیع میں تشریف لے جاتے اور دعا کرتے اور صحابہ میں سے کسی کو امر نہ فرماتے کہ اس رات قبروں پر جا کر دعا کرنی چاہیے چہ جائیکہ آپ نے تاکید کی ہو پس اگر اب کوئی شخص جو غیر خدا ﷻ کی متابعت کے واسطے شہ برأت کو صلوات کا مجمع کر کے کسی مقبرہ میں بہت ساری دعائیں کرے تو آنجناب کی مخالفت کے باعث اسے ملامت نہیں کر سکتے۔“

(صراط مستقیم صفحہ ۷۵ مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام اردو بازار لاہور، صفحہ ۱۰۹ مطبوعہ اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور)

شہ برأت میں صلوات کا مجمع کر کے عبادت کرنا حضور ﷺ کی مخالفت نہیں بقول امام ابوہامیہ کا اسے مخالفت قرار دینا غلط ہے لیکن بقول امام ابوہامیہ مسلمان اگر شہ برأت کو قبرستان جائیں اور دعائیں کریں تو اس پر وہابیوں کا سنیوں کا ملامت کرنا درست نہیں اس لیے گزارش ہے کہ ہماری نہیں اپنے امام کی بات ہی مان لیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت سے منع نہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهِ

”اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے

جانے کو روکے۔“ (پارہ اول سورۃ بقرہ آیت ۱۱۴ ترجمہ مولوی محمد جونا گڑھی غیر مقلد وہابی)

● وہابیہ کے مشہور مناظر مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب سے شہ برأت کے متعلق سوال ہوا۔ ذیل میں سائل کا سوال اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا جواب دونوں ملاحظہ کریں، فتاویٰ ثنائیہ میں لکھا ہے کہ

سوال: چند دعویٰ شہ شعبان کو کیا شہ قدر کا کوئی ثبوت ہے اس شہ کو ثواب جان کر تلاوت یا عبادت کرنا کیسا ہے۔ (عبدالمجید بریلی)

جواب: اس رات کے متعلق ضعیف روایتیں ہیں اس دن کوئی کار خیر کرنا بدعت نہیں ہے بلکہ بحکم انما الاعمال بالنیات موجب ثواب ہے۔ اللہ اعلم۔

(فتاویٰ ثنائیہ جلد اول صفحہ ۶۵۶ تا ۶۵۷ ادارہ ترجمان السنۃ ایک روڈ لاہور) مولوی ثناء اللہ صاحب نے صراحتاً تسلیم کر لیا کہ شہ برأت میں عبادت کرنا ثواب ہے۔

● اسی طرح وہابیہ کے مشہور محدث مولوی عبداللہ روپڑی صاحب سے بھی شہ برأت کے روزہ کے متعلق سوال ہوا۔ ذیل سوال اور جواب دونوں ملاحظہ کریں۔ فتاویٰ الہدیہ میں لکھا ہے کہ

سوال: ماہ شعبان کی چودھویں یا پندرہویں روزہ رکھنا یا تین روزے تیرہویں چودھویں پندرہویں تاریخ میں رکھنے جائز ہیں یا نہیں بعض کہتے ہیں یہ بدعت ہے۔ الخ۔

جواب: شہ برأت کا روزہ رکھنا افضل ہے چنانچہ مشکوٰۃ وغیرہ میں حدیث موجود ہے اگرچہ حدیث ضعیف ہے لیکن فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل درست ہے ہر ماہ کی تیرہویں چودھویں پندرہویں کا روزہ بھی حدیث میں آیا ہے۔ الخ۔

(فتاویٰ اہل حدیث جلد دوم صفحہ ۵۵۴، ادارہ احیاء السنۃ المدنیہ ڈی باک سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا) رہا وہابیہ کا یہ اعتراض کہ شہ برأت کی فضیلت میں وارد احادیث ضعیف ہیں تو انکشاف عرض

ہے کہ اگر آپ کے بقول انہیں ضعیف ہی مان لیں تو پھر بھی باتفاق محدثین عظام یہ حدیث فضائل اعمال میں مقبول ہیں جگہ کی کمی کی وجہ سے فی الحال وہابیہ کا ایک مزید حوالہ پیش ہے ایک پہلے آپ حافظ عبداللہ روپڑی وہابی صاحب کے حوالہ سے ملاحظہ کر چکے ہیں۔

وہابیہ کے مجدد اب صدیق حسن خان بھوپالی ضعیف حدیث کے متعلق لکھتے ہیں کہ ”نووی در اذکار گفتہ علماء محدثین و فقہاء غیر ہم گفتہ اند کہ عمل بحدیث ضعیف در فضائل مستحب است اگر موضوع نیست“ یعنی ”امام نووی نے کتاب الاذکار میں کہا ہے کہ علماء محدثین اور فقہاء نے کہا ہے کہ ضعیف حدیث پر عمل کرنا فضائل میں مستحب ہے بشرطیکہ موضوع نہ ہو۔“

(حج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول صفحہ ۵ مطبوعہ مطبع شامیہانی)
ڈاکٹر خالد علوی صاحب نے بھی اپنی مشہور کتاب ”اصول الحدیث“ کے صفحہ ۲۳۶ تا ۲۸۸ تک فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنے کی بابت علماء کا اتفاق نقل کیا ہے۔

(اصول الحدیث صفحہ ۲۸۶ تا ۲۸۸ ناشر المصطلح ناشران داتا جبران کتب اردو بازار لاہور)

طباعت نو کے متعلق چند وضاحتیں

- ❖ کتاب کی اردو کوجوں کا توں برقرار رکھا گیا ہے کوئی تغیر و تبدل نہیں کیا گیا۔ البتہ کچھ الفاظ جیسے اوس کو اُس اونہوں کو اُنہوں اور جاویں کو جائیں سے تبدیل کیا گیا ہے۔
- ❖ عربی عبارات کے تراجم کو حاشیہ کی بجائے متن میں لگا دیا گیا ہے۔
- ❖ جہاں حاشیہ کی ضرورت محسوس ہوئی وہاں حاشیہ کے آخر میں میثم عباس قادری لکھ دیا گیا ہے تاکہ مصنف اور محقق میں امتیاز رہے۔
- ❖ رسالہ ”بیان قدر شب برأت“ کی تخریج کر دی گئی ہے۔
- ❖ ضرور مقامات پر ذیلی عنوانات قائم کر دیئے گئے ہیں۔
- ❖ جو حضرات اس رسالہ سے فائدہ اٹھائیں وہ فقیر کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کے طفیل مزید کام کرنے کی ہمت عطا کرے اور اسلام پر موت دے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

میثم عباس خٹکی قادری رضوی

massam.rizvi@gmail.com

۳۰/۵/۲۰۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْقُرْآنَ لِیْ لَیْلَةِ مُبَارَكَةٍ وَ الصَّلٰوَةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرَّسُلِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ عَلَمَآءِ اُمَّتِہٖ الْمُبَارَکَہِ

یہ رسالہ ہے بیان احوال شب برأت میں

قال اللہ تعالیٰ:

اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ لِیْ لَیْلَةِ مُبَارَكَةٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنِ فِیْہَا یُفَرَّقُ کُلُّ اَمْرِ حَکِیْمٍ۔

(پارہ ۲۵ سورۃ الدخان آیت ۳، ۴)

ترجمہ: ”بے شک اُتارا ہم نے قرآن مجید کو ایک برکت والی رات میں، بے شک ہم ہیں ذرا نے والے اُس رات میں تقسیم کیے جاتے ہیں سب کام۔“

پختہ مفسرین نے لکھا ہے کہ لَیْلَةِ مُبَارَكَةٍ سے مراد شب برأت ہے اور بڑی فضیلت اس رات کی یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس رات کو مبارک رات فرمایا اور ایک بزرگی اس رات کی یہ ہے کہ قرآن مجید کو کہ فیج سب برکات کا ہے اس رات میں خدائے تعالیٰ نے نازل کیا اور یہاں نازل کرنے سے مراد زمین پر نازل کرنا نہیں ہے۔

اور بھی آیہ:

- ❖ علامہ محمود آلوسی ”تفسیر روح المعانی“ میں لَیْلَةِ الْاَمْرِ کے متعلق لکھتے ہیں: و قال عکرمہ و جماعۃ ہی لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ۔ (تفسیر روح المعانی جلد ۲۵، صفحہ ۱۵۳ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان) نیز صاحب تفسیر قرطبی علامہ ابی عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی نے بھی حضرت عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ و قال عکرمہ اللیلۃ المبارکۃ ہا هنا لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ (الجامع لاحکام القرآن، تفسیر قرطبی جلد ۱، صفحہ ۱۱۰ دار الکتب العربی) (میثم قادری)

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ - (پارہ ۲۰ سورۃ البقرہ آیت: ۱۸۵)

ترجمہ: ”مہینہ رمضان کا ہے جس میں اُتارا گیا قرآن۔“ اور

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ - (پارہ ۲۰ سورۃ القدر آیت: ۱)

ترجمہ: ”بے شک ہم نے اُتارا قرآن کو شب قدر میں۔“

میں نزول زمین کا مرا نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ زمین پر قرآن مجید یک بارگی نازل نہیں ہوا بلکہ تھوڑا تھوڑا ۲۳ برس میں اُترا اور شروع اس کا مہینہ ربیع الاول میں ہوا، نہ شب برأت میں نہ رمضان میں نہ شب قدر میں۔

نزول قرآن کے متعلق حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ کی تحقیق

شاہ عبدالعزیز قدس سرہ نے اس بات کی تحقیق میں لکھا ہے کہ شب برأت میں حکم اُتارنے کا کلام اللہ کا لوح محفوظ سے بیت العزت میں کہ ایک مکان ہے پہلے آسمان پر ہوا اور اسی سال کے رمضان شریف کے مہینہ میں شب قدر میں لوح محفوظ سے بیت العزت میں اُترا اور ازل شروع نزول کلام اللہ کا جناب رسول اللہ ﷺ پر ربیع الاول میں ہوا، (تفسیر عزیزی قاری پارہ ۲۰ جلد ۲ صفحہ ۵۰۱) اور یہ وضو یہ فارسی اور اردو مترجم اردو، جلد ۲ صفحہ ۵۰۱ اور یہ وضو یہ بلی کیٹز اور راج گنج بخش رولڈ اور) پس اس آیت میں اور بھی آیہ شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ اور إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ - (پارہ ۲۰ سورۃ القدر آیت: ۱) میں اُتارنا لوح محفوظ سے بیت العزت میں مراد ہے لیکن شب برأت میں اُتارنے کا حکم ہوا تھا اور اس سال کے رمضان کی شب قدر میں لوح محفوظ سے بیت العزت میں اُتارا گیا اور ماہ ربیع الاول میں اُترنا اس کا زمین پر شروع ہوا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے تفسیر ﷺ کو سورہ ”افراء“ مَا لَكُمْ بِعِلْمٍ تِلْكَ الْأَمْثَلِ اور تینیس برس میں آہستہ آہستہ سب کلام مجید اُتر چکا اور اس رات میں ایک بزرگی یہ ہے کہ سب کام تقسیم ہوتے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ سارے برس آئندہ میں ہر شخص کی موت اور روزی اور حج اور جو جو کام ہونے والے ہیں لکھ کر ملائکہ کو ان کی چٹھی مل جاتی ہے۔

شب برأت کا مطلب

برأت کے معنی ہیں چٹھی کے جو کسی کام کی کسی کو دیتے ہیں اس رات کا نام شب برأت اسی

سبب سے ہے۔

شب برأت میں شب بیداری کی فضیلت

ابن ماجہ اور ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شب برأت میں رات بھر شب بیداری کرو اور اُس کے دن کو یعنی پندرہویں تاریخ روزہ رکھو بے شک اللہ اُترتا ہے اس رات میں غروب آفتاب سے طرف پہلے آسمان کے اور کہتا ہے کہ ہاں کوئی استغفار کرنے والا ہے تو میں اُس کے گناہ بخشوں، ہاں کوئی روزی مانگنے والا ہے۔ تو میں اُسے روزی دوں۔ ہاں کوئی بلا میں پھنسا ہے کہ میں اُسے عافیت دوں ہاں کوئی ایسا ہاں کوئی ایسا یہاں تک کہ صبح ہوتی ہے۔

((۱)) ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۳۳۸ حدیث ۱۳۸۸ ”کتاب القامۃ الصلوۃ“ ”باب ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان“ دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع بیروت لبنان (۲) شعب الایمان جلد ۳ صفحہ ۳۷۹ حدیث نمبر: ۳۸۴۲ ”باب فی الصیام“ ”ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان“

اللہ تعالیٰ کے آسمان دنیا کی طرف اُترنے کا مطلب

فائدہ: خدائے تعالیٰ کا اُترنا پہلے آسمان کی طرف اس سے مراد یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ طرف اپنے بندوں کے متوجہ بہ رحمت ہوتا ہے ورنہ اُترنے چڑھنے سے خدائے تعالیٰ پاک ہے۔ اور اور حدیثوں میں آیا ہے کہ ہر رات میں خدائے تعالیٰ جب تہائی رات باقی رہتی ہے۔ پہلے آسمان کی طرف اُترتا ہے۔ حضرت مولانا مفتی عنایت احمد کوری رحمہ اللہ کی اس وضاحت سے وہابیہ کے جد الملی ابن تیمیہ کے اللہ تعالیٰ کے نزول کے متعلق فاسد عقیدہ کا رد ہوتا ہے مشہور سیاح ابن بطوطہ نے اپنے سفر نامہ میں اپنا آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کیا ہے کہ ابن تیمیہ حدیث نزول بیان کر کے سیر جیوں سے اُترا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا سے دنیا پر اس طرح اُترتا ہے جس طرح دیکھو میں مہر سے اُترتا ہوں، اس پر ایک، مکی فقیہ سمیت دوسرے لوگوں نے اسے برا۔

(ملاحظہ ہو سفر نامہ ابن بطوطہ اردو ترجمہ صفحہ ۱۲۷ مطبوعہ مجلس اکیڈمی اردو بازار کراچی)

اس واقعہ کو مشہور غیر مقلد وہابی عنایت اللہ اشرفی نے بھی اپنی کتاب نظر حذیم صفحہ ۱۰۸ مطبوعہ دار الحدیث کجرات میں بیان کیا ہے اور نواب وحید الزماں غیر مقلد وہابی نے بھی ابن تیمیہ کے اس عقیدہ کو بیان کیا ہے اور ملاحظہ ہو۔ (ہدیۃ المہدی صفحہ ۱۱ مطبوعہ دہلی) (میشم قادری)

طرف اترتا ہے یعنی متوجہ بہ رحمت ہوتا ہے سو شب برأت کی یہ بزرگی ہے کہ اس میں غروب آفتاب ہی سے یہ توجہ اور عنایت ہوتی ہے اور بھی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے اس رات میں بڑی بخشش اور عنایت رکھی ہے کہ جس کی تفصیل نہیں اس حدیث میں جو آیا ہے ہاں کوئی ایسا ہاں کوئی ایسا اُس سے یہی مراد ہے کہ جس قسم کی حاجت مانگنے والا ہو اُس کی مراد پوری کی جائے اور یہ حدیث صاف اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شب برأت میں ہر قسم کی دعا قبول ہوتی ہے۔

شب برأت میں کثیر لوگوں کی بخشش کی جاتی ہے:

اور تہمتی نے روایت کی ہے کہ شب برأت میں خدائے تعالیٰ دوزخ سے آزاد کرتا ہے بہ شمار بالوں بھیڑوں قبیلہ بنو کلب کے (شُعْبُ الْاِيْمَان جلد ۳ صفحہ ۳۷۹ حدیث ۳۸۲۳ "باب فی الصبام" ما جاء فی ليلة النصف من شعبان دار الكتب العلمية بيروت لبنان)

شب برأت میں کن لوگوں کی مغفرت نہیں ہوتی؟

انہی ماجہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ متوجہ ہوتا ہے شب برأت کو اپنے بندوں کی طرف تو سب غلطی کو بخش دیتا ہے مگر مشرک کو اور کینہ والے کو یعنی اُس شخص کو جو کسی مسلمان سے بے سبب کینہ رکھتا ہے اور اسی مضمون کی حدیث تہمتی نے بھی روایت کی ہے۔

(۱) ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۳۳۹ حدیث: ۳۹۰ "كتاب اقامة الصلوة" "باب ما جاء فی ليلة النصف من شعبان" دار الفکر للطباعة و النشر و التوزیع بیروت لبنان، (۲) شُعْبُ الْاِيْمَان جلد ۳ حدیث نمبر: ۳۸۳۰ صفحہ ۳۸۱ "باب فی الصبام" "ما جاء فی ليلة النصف من شعبان" دار الكتب العلمية بيروت لبنان (۳) الْمُصَنَّفُ لِإِبْنِ أَبِي شَيْبَةَ جلد ۱۵ حدیث ۳۰۴۷ صفحہ ۳۰۵ "كتاب الدعاء ما قالوا فی ليلة النصف من شعبان و ما يغفر فيها من الذنوب المجلس العلمي دار قرطبة بيروت)

فائدہ: "مَا كَبَتْ بِالسَّنَةِ" میں شیخ عبدالحق دہلوی نے بہت حدیثیں اس مضمون کی کہ شب

بنی کلب ایک قبیلہ تھی، عرب میں کہ ان کے ہاں بھیڑیں بکریاں بہت تھیں خیال کرنا چاہیے کہ ایک بھیڑ کو کتنے بال ہوتے ہیں چہ جائیکہ صد ہا بھیڑیں پس خدائے تعالیٰ اس رات میں صد ہا کروڑ آدمی دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔ ۱۲ منہ

برأت میں خدائے تعالیٰ سب گناہ بخشا ہے لکھی ہیں۔

اور جس طرح کہ اوپر والی حدیث میں استثنائاً مشرک اور کینہ والے کا ہے اور روایتوں میں اتنے اشخاص کا اور بھی ذکر ہے کہ ان کو بھی خدائے تعالیٰ شب برأت میں نہیں بخشا (۱) قاطع الحرم یعنی جو اقارب سے بدسلوکی کرتا ہے، (۲) عاق یعنی جو ماں باپ کی نافرمانی کرتا ہے، (۳) شرابی (۴) زنا کار (۵) مسکین یعنی جو پا جامہ وضع داری کے لیے فتنوں سے نیچے لٹکاتا ہے، (۶) غشار یعنی جو ظلم سے محصول لوگوں سے لیتا ہے (۷) چادوگر (۸) نجومی (۹) کابن یعنی جو جنوں اور شیطانوں کی آمیزش سے خبریں بتاتا ہے، (۱۰) شرطی یعنی سپاہی حاکم کا جو لوگوں پر ظلم کرتا ہے (۱۱) جانی یعنی جو لوگوں کا مال بطور ظلم کے حاکم کو دلاتا ہے (۱۲) صاحب کوہ یعنی نزد کھینٹنے والا (۱۳) صاحب عریضہ یعنی ذھولک طنبور و طبلہ بجانے والا۔

پس مسلمان کو چاہیے کہ ان گناہوں سے بہت بچے اس واسطے کہ یہ ایسے بڑے گناہ ہیں کہ ایسی مغفرت عامہ کی رات میں بھی نہیں بخشے جاتے۔

شب برأت میں حضور ﷺ کا مبارک معمول

اور تہمتی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور کپڑے اتارے یعنی سونے کے لیے پھر اچھی طرح نہیں ٹھہرے تھے کہ آپ کھڑے ہوئے اور کپڑے پہن کے تشریف لے چلے مجھے خیال ہوا کہ آپ کسی اور جگہ کے پاس تشریف لے جائیں گے سو میں نکل کے آپ کی پیچھے ہوئی سو آپ کو میں نے بتایا فرقہ میں پایا کہ مومنین اور مومنات اور شہیدوں کے لیے آپ استغفار کرتے تھے میں نے کہا یعنی دل میں کہ

❖ مَا كَبَتْ بِالسَّنَةِ فِي إِبَادِمِ السَّنَةِ مَطْبُورٌ دَارُ الشَّامِ كَرَامِي صَلَاحِي ۱۹۶۱ تا ۱۹۶۲ المقابلة الذاتية کے تحت یہ احادیث نقل کی گئی ہیں۔ (میثم قادری)

❖ نزد ایک بازی ہے جسے چوسر بھی کہتے ہیں لیکن شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے "عالمیت بالسنة" میں کوہ کے معنی جبل و بربہ یعنی بلند جگہ ہیں اور لکھا ہے کہ کوہ وہ چھوٹا سا پہلہ ہے جو دوسرا پہلہ ہوتا ہے شاید گنہ گری مراد ہے۔ (میثم قادری)

❖ تہمتی الفرقہ نام ہے ایک مقبرہ کا نام منورہ میں کہ اب عوام اسے ذیہ البقیع کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں آپ تو خدا کے کام میں ہیں میں دنیا کے کام میں ہوں اور میں پھر آئی اور اپنے حجرہ میں آگئی، میرا دم چڑھ گیا تھا میرے پیچھے آپ تشریف لائے مجھ سے پوچھا کہ کیسا دم ہے یعنی تمہارا دم کیوں چڑھ گیا ہے میں نے عرض کیا کہ آپ تشریف لائے اور سونے کے لیے اپنے کپڑے اتارے پھر اچھی طرح نہیں نمہرے کہ آپ کھڑے ہوئے اور کپڑے پہن کر تشریف لے گئے، مجھے خیال ہوا کہ آپ کسی اور بی بی کے پاس تشریف لیے جاتے ہیں میں اٹھ کر آپ ﷺ کے پیچھے ہوئی یہاں تک کہ آپ ﷺ کو بیچ الغرقہ میں دیکھا کرتے تھے آپ ﷺ جو کرتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ بی بی! تو ذرتی تھی کہ خدائے تعالیٰ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے بلکہ آئے میرے پاس جبریل علیہ السلام اور مجھ سے کہا کہ

”یہ پندرہویں رات شعبان کی ہے اس رات میں خدائے تعالیٰ دوزخ سے آزاد کرتا ہے بہ شمار بالوں بھیڑوں قبیلہ بنی کلب کے اور نظر رحمت نہیں کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس رات میں طرف شرک کرنے والے اور نہ طرف کینہ رکھنے والے کے اور نہ طرف اس شخص کے کہ جو اقارب سے بدسلوکی کرے اور نہ طرف اس شخص کے جو کپڑا نکالے یعنی جیسے پاجامہ ٹخنوں سے تلے وضع داری کے لیے نکالے اور نہ طرف اس کے جو باپ کی نافرمانی کرے اور ان کو ناخوش رکھے اور نہ طرف دائم الخمر کے یعنی شرابی کے کہ ہمیشہ شراب پیتا رہے۔“

پھر اپنے کپڑے اتارے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ بی بی! تو اجازت دیتی ہے مجھے اس رات کی شب بیداری کی میں نے کہا کہ ہاں ماں باپ میرے آپ پر قربان، پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور سجدہ نہایت لمبا کیا یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ شاید آپ کی روح قبض ہوگئی میں نے اٹھ کر آپ کو نوا اور آپ کی تلواروں پر ہاتھ رکھا آپ ﷺ نے جنبش کی میں خوش ہوئی اور میں نے سنا کہ آپ سجدہ میں یہ فرماتے تھے:

اس طویل حدیث میں سے کچھ جانے والے حصہ کو امام ابوہامیہ مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے بھی اپنی کتاب صراط المستقیم ص ۵۷ اور نشریات اسلام اردو بازار لاہور ایضاً صفحہ ۱۰۹ مطبوعہ اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور میں بھی نقل کیا ہے۔ (میشم قادری)

قدیم مطبوعہ نسخہ میں یہاں ”آپ کے تلووں“ کے بجائے ”آپ کی تلواروں“ لکھا ہے یہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے کیوں کہ حدیث شریف کے متن میں ”باطن قدمیہ“ کے الفاظ ہیں لہذا اسے حدیث شریف کے مطابق درست کر دیا گیا ہے۔ (میشم قادری)

أَعُوذُ بِغُفْرِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ۔

ترجمہ: ”پناہ مانگتا ہوں تیرے غفور کی عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری رضا مندی کی غصہ تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے بڑا ہے منہ تیرا یعنی ذات تیری نہیں احاطہ کر سکتا میں تیری تعریف نہیں، تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے اپنی تعریف کی۔“ ۱۲۷

جب صبح ہوئی میں نے اس دعا کا آپ کے سامنے ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ بی بی! سیکھ لے تو اس دعا کو اور سکھا۔ جبریل علیہ السلام نے مجھے یہ سکھائی ہے اور مجھ سے کہا کہ سجدہ میں اسے پتھر مار کہو۔ اٹھئی۔

(شُعَبُ الْإِيمَان جلد: ۳ صفحہ ۳۸۳، ۳۸۵، حدیث ۳۸۳۷ ”باب فی الصیام ما جاء فی ليلة النصف من شعبان“ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

اس حدیث سے بھی بڑی بزرگی شب برأت کی ثابت ہوتی ہے اور یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس رات میں عبادت کرے شب بیداری کرے اور مومنین اور مومنات اور شہداء کے لیے استغفار کرے اور سجدوں میں نفلوں کی دعائے مذکور پتھر مار کہے۔

اور بیہوشی نے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ بی بی! نے کہا کہ میں نے دیکھا شب برأت میں جناب رسول اللہ ﷺ کو اپنے حجرہ میں مانند کپڑے پڑے ہوئے کے یعنی بہ کمال عاجزی اور آپ سجدہ میں یہ فرماتے تھے:

سَجَدَ لَكَ خَبَائِي وَسَوَادِي وَأَمِنْ بَكَ فَوَادِي فَهَلِمْ يَدِي وَمَا جَنَيْتُ بِهَا عَلَى نَفْسِي يَا عَظِيمُ تُرْجِي لِكُلِّ عَظِيمٍ الْغَفِيرَ الذَّنْبِ الْعَظِيمِ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ۔

شعب الإيمان مطبوعہ دار الکتب العلمیہ اور مالیت بالسنہ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی کے نسخے میں ترجمہ کی بجائے برجی لکھا ہے۔ (میشم قادری)

شُعَبُ الْإِيمَان مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت کے نسخے میں ”صَوَّرَهُ“ موجود نہیں ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی بیروت نے جو دعائے ”مَنْ لَيْسَ فِيهِ“ کے نسخے میں ”صَوَّرَهُ“ کا لفظ شامل ہے لیکن اس میں ”يَدِي“ کے بعد و شامل نہیں ہے۔ (میشم قادری)

ترجمہ: ”سجدہ کیا تجھ پر باطن میرے نے اور جسم میرے نے اور ایمان لایا تجھ پر دل میرا پس یہ میرا ہاتھ ہے اور جو کچھ اس سے میں نے گناہ کیا اپنے نفس پر اسے بزرگ قدر کہ امید ہے تجھ سے ہر بڑے کام کی بخش دے بڑے گناہ کو سجدہ کیا میرے منہ نے اُس ذات کو جس نے اُسے پیدا کیا اور اُس کی صورت بنائی اور اُس کے کان آنکھ بنائے۔“ ۱۲۴ منہ

پھر اٹھایا آپ نے سر مبارک اپنا پھر سجدہ کیا اور کہا:

أَعُوذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي نِعْمَةً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَتَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ أَقُولُ كَمَا قَالَ أَيْحَىٰ ذَاوُودَ وَاغْفِرْ وَجْهِي فِي التُّرَابِ لِيَسْتَدِينِي وَحَقٌّ لَّهِ أَنْ يَسْجُدَ

ترجمہ: ”پناہ مانگتا ہوں میں تیری رضامندی کی غصب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیرے عفو کی عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری تجھ سے نہیں احاطہ کر سکتا میں تیری تعریفیں تو ویسا ہی ہے جیسا تو نے اپنی تعریف کی۔ کہتا ہوں میں جیسے کہا میرے بھائی داؤد نے اور خاک میں ملتا ہوں میں منہ اپنا اپنے مالک کے لیے وہ اسی لائق ہے کہ اُسے سجدہ کریں۔“ ۱۲۴ منہ

پھر اٹھایا اپنا سر مبارک اور فرمایا:

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي قَلْبًا نَقِيًّا مِنَ الشُّرُكِ نَقِيًّا لَا فَاجِرًا وَلَا شَفِيًّا

ترجمہ: ”یا اللہ دے مجھے دل شرک سے پاک پر ہیزگار نہ بدکار نہ بد بخت۔“ ۱۲۴ منہ (الح)

(شُعَبُ الْإِيمَان جلد ۳ صفحہ ۳۸۵ حدیث ۳۸۳۸ جلد ۳ ”باب فی الصَّیَام“ ما ”جاء فی لیلۃ

النَّصَفِ مِنْ شَعْبَانَ“ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

فائدہ: جس آدمی کو خدائے تعالیٰ توفیق مہارت شب برأت کی دے اُس کو چاہیے کہ کچھ نوافل

◆ ”شُعَبُ الْإِيمَان“ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت کے نسخہ میں ”لَا أُحْصِي لَنَا عَلَيْكَ“ کے الفاظ

موجود نہیں لیکن ”عالمیت بالسنہ“ میں موجود ہیں۔ (میشم قادری)

◆ شعب الایمان مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ کے متن میں ”وَحَقٌّ لَّهِ أَنْ يَسْجُدَ“ کے الفاظ موجود

نہیں البتہ محقق نے حاشیہ میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ (میشم قادری)

◆ شُعَبُ الْإِيمَان مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت میں یہ دعائیں اس طرح ہے اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي قَلْبًا

نَقِيًّا مِنَ الشُّرُكِ لَا فَاجِرًا وَلَا شَفِيًّا۔ (میشم قادری)

موافق حدیث اول کے پڑھے یعنی جو دعا اُس حدیث میں ہے سجدوں میں بہ تکرار پڑھے اور کچھ نوافل مطابق اس حدیث کے پڑھے یعنی ہر رکعت میں سجدہ اولیٰ میں سَجِدَ لَكَ خِيَالِي آخر تک اور دوسرے سجدہ میں أَعُوذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ سَخَطِكَ آخر تک اور بعد سر اٹھانے کے دوسرے سجدہ سے اَللَّهُمَّ ارْزُقْنِي قَلْبًا نَقِيًّا آخر تک پڑھے اور حنفیہ کے نزدیک بھی نفلوں میں سجدہ وغیرہ میں ایسی دعاؤں کا پڑھنا جائز ہے اور امام ابو حنیفہ صاحب اور اکثر علماء کے نزدیک احادیث مذکورہ میں سجدہ نماز کا ہی مراد ہے نہ ترا سجدہ بے نماز کے۔ اور اگر بہت نفلیں ایسی نہ پڑھے سکتے ایک ایک دو گانہ دونوں حدیثوں کے موافق پڑھے کہ یہ عمل شب برأت میں ہاتھ باج سنت موجب فلاح دنیا و آخرت ہے۔ شیخ امام عارف باللہ ابو الحسن بکری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ بہتر ہے اس رات میں یہ دعا پڑھے:

اَللَّهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي اَللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ

وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَاوَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

ترجمہ: ”یا اللہ تو عفو کرنے والا بزرگ ہے دوست رکھتا ہے تو عفو کو پس عفو کر مجھ سے یا اللہ میں چاہتا ہوں عفو اور عافیت اور ہمیشہ کی عافیت دنیا اور آخرت میں۔“ ۱۲۴ منہ

اس واسطے کہ اس دعا کا پڑھنا شب قدر میں وارد ہے اور بعد شب قدر کے سب راتوں سے یہ رات افضل ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی دعا

اور شیخ عبدالحق دہلوی نے اس دعا کے پڑھنے کو بھی بہتر لکھا ہے اور ایک حدیث نقل کی ہے حضرت آدم نے جب زمین پر اترے طواف خانہ کعبہ سات بار کر کے دو رکعتیں مقام ابراہیم میں پڑھ کے یہ دعا پڑھی تھی:

اَللَّهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّي وَ عَلَانِيَتِي فَاقْبَلْ مَعْدِيَّتِي وَ تَعْلَمُ حَاجَتِي

فَاعْطِنِي سُؤْلِي وَ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي فَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا

عَبَاسِي قَلْبِي وَ بَقِيَّةً صَادِقًا حَتَّى اَعْلَمَ اَنَّهُ لَا يُضَيِّقُنِي اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي وَ

یعنی نماز کی دو رکعتیں۔ (میشم قادری)

◆ مَا كَتَبْتَ بِالسنہ مطبوعہ کراچی کے نسخہ میں ”عباسی“ کی جگہ ”عباسی“ لکھا ہے نیز اس دعا کو شاہ عبدالحق دہلوی نے بھی تفسیر فتح العزیز جلد اول میں نقل کیا ہے۔ (میشم قادری)

رَضِیْنِیْ بِقَضَائِكَ

(مَا كُنْتُ بِالشَّيْءِ فِي أَهْلِ الشَّيْءِ صُلْحِي ۳۶۰، ۳۵۹ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی)
ترجمہ: ”یا اللہ بے شک تو جانتا ہے کہ میری چھپی بات اور کھلی، قبول کر میرا عذر اور جانتا ہے تو میری حاجت پس دے مجھے جو میری درخواست ہے اور جانتا ہے تو جو میرے حق میں ہے پس بخش گناہ میرے چاہتا ہوں میں تجھ سے ایسا ایمان کہ میرے دل سے لگ جائے اور یقین سچا یہاں تک کہ جانوں میں کہ نہیں پہنچتی مجھ کو مگر وہی چیز جو تو نے لکھ دی اور راضی کر مجھے اپنے تقدیر پر۔“ ۱۲ منہ

تنبیہ: بعضی ترکیبیں نمازوں کی اس رات میں منقول ہیں مثلاً یہ کہ سو رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں گیارہ بار قل هو اللہ یا ہر رکعت میں دس دس بار کہ کل قل هو اللہ ہزار بار ہو جائے یا یہ کہ ۱۲ رکعتیں پڑھے بعد اس کے ۱۲ بار الحمد اور ۱۲ بار قل هو اللہ اور ۱۲ بار قل اعوذ برب الفلق اور ۱۲ بار قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی ایک بار اور لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمُ الْآیۃ۔ (پارہ ۱۱ سورہ توبہ آیت ۱۲۸) ایک بار اور اُن کے ثواب بیان کیے ہیں جو وحدہ شیں اس باب میں نقل کی گئی ہیں ثابت نہیں ہیں بلکہ موضوع ہیں اُن کے موافق عمل نہ چاہیے۔

شب برأت میں آتش بازی حرام ہے

تنبیہ ثانی: شیخ عبدالحق دہلوی نے ”مَا كُنْتُ بِالشَّيْءِ“ میں لکھا ہے کہ ”شب برأت میں روشنی کرنا چراغ جلا کے گھروں میں دیواروں پر رکھنا آتش بازی چھوڑنا اور اس بات کے لیے مجتمع ہونا بہت بُری بدعت ہے سوا ہندوستان کے اور کہیں اس کا رواج نہیں سو یہ بات ہندو سے مسلمانوں

۱ مَا كُنْتُ بِالشَّيْءِ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی اور تفسیر فتح احزاب جلد اول میں رَضِیْنِیْ بِقَضَائِكَ موجود نہیں بلکہ اس کی جگہ وَهَلْ لَكَ قِسْمٌ لِّیْ کے الفاظ لکھے ہیں۔ (میشم قادری)

۲ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس رات نوافل ادا کرنا منع ہیں کیونکہ پچھلے اور آئندہ صفحات میں خود حضرت مفتی عاتیت احمد کاکوری مدظلہ نے شب برأت میں نوافل پڑھنے کی تلقین کی ہے یہاں مفتی صاحب کی مراد یہ ہے کہ جو بعض ترکیبیں احادیث سے نقل کی جاتی ہیں چونکہ وہ احادیث موضوع ہیں اس لیے کوئی یہ اعتقاد رکھ کر نہ پڑھے کہ نقل کی یہ ترکیب اور اس کا ثواب حدیث سے ثابت ہے اپنی مرضی سے جتنا دل چاہے نوافل ادا کرے اس میں کوئی

۳ ۱۲ منہ۔ (میشم قادری)

نے لے لی ہے جیسے وہ دیوالی میں چراغاں کرتے ہیں ایسے ہی یہ لوگ شب برأت میں کرنے لگے اور بہت رکیم کفر کی ہند کے مسلمانوں میں بسبب اختلاط ہندو کے جاری ہو گئی ہیں۔“ (مَا كُنْتُ بِالشَّيْءِ فِي أَهْلِ الشَّيْءِ صُلْحِي ۳۶۰، ۳۵۹ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی) اور ”قادی قادیہ“ میں ہے اسْرَاجُ السَّرَجِ الْكَثِيرَةِ لَيْلَةُ الْبَرَاءَةِ فِي السَّيْكِتِ وَالْأَسْوَاقِ بِدَعَةٍ وَكَذَا فِي الْمَسَاجِدِ وَبُضْمَنِ الْقَيْمِ۔ (فتاویٰ قادیہ باب فیما یتملک بیوم عاشوراء و لیلۃ البرات صفحہ ۱۷۶، ۱۷۷) یعنی ”جلا نا بہت چراغوں کا شب برأت میں کوچوں میں اور بازاروں میں بدعت ہے اور فتاویٰ قادیہ نامعبر کتاب ہے اس کے متعلق اعلیٰ حضرت اہل سنت مجددین و ملت مولانا احمد رضا خان قاضی بریلوی مدظلہ نقل فرماتے ہیں کہ

”اس حکایت کا حاکم زاہدی اور حنفی فیر قادیہ و زاہدی معتمد قادیہ معتبر خصوصاً ایسی حکایت ہیں کہ بعض مفید مخالف اصلاً قواعد شرع سے مطابق نہیں“ فی رد المحتار اول کتاب الطہارۃ کتاب القنیہ مشہور بضعف الروایۃ ۱ و فی العقود الدریۃ آخر الكتاب ذکر ابن وہبان انه لا یلتفت الی ما نقله صاحب القنیہ یعنی الزاہری مخالفاً للقواعد ما لم یعضده نقل من غیرہ و مثله فی البہر ایضاً ۱ و نقله ایضاً فی الدرر عن المصنف عن ابن وہبان و فی صوم الطحطاوی قبل فصل العوارض بنحو ورقة القنیہ لیست من کتب المذہب المعتمدہ (ترجمہ: ”رد المحتار کتاب الطہارۃ کی ابتداء میں ہے قادیہ ایسی کتاب ہے جو ضعیف روایات میں مشہور ہے“ احقر الدریہ کے آخر میں ہے کہ ابن وہبان نے کہا صاحب قادیہ یعنی زاہدی کی مخالف قواعد نقل کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی جب تک کسی اور کی روایت سے تائید نہ ہو جائے اسی طرح تہر میں بھی ہے احقر میں بھی بواسطہ مصنف ابن وہبان سے قادیہ کا ضعف نقل کیا ہے طحاوی نے کتاب الصوم میں فصل فی العوارض سے تقریباً ایک صفحہ پہلے نقل کیا کہ قادیہ مذہب کی معتمدہ کتب سے نہیں ہے۔“)

خامسا زاہدی۔ اس مسئلہ میں بالخصوص متہم کہ وہ مذہب کا معترلی ہے اور معتزلہ خدا لہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک اموات مسلمین کے لیے دعا محض بیکار کما نص علیہ فی شرح العقائد و شرح الفقہ الاکبر وغیرہا۔ (بذل الجوائز علی الدعاء بعد صلاۃ الجنائز صفحہ ۱ مطبوعہ حسنی پریس واقع محلہ سوداگران بریلی) حضرت علامہ شامی ”شرح فتاویٰ رضویہ“ میں فرماتے ہیں: ”علامہ محمد بن عبد اللہ علی ”الاشاہ“ کی شرح کے شروع میں لکھتے ہیں فتویٰ کے تعلق سے ضعیف کتابیں یہ ہیں۔۔۔ قادیہ کے مصنف کی تمام کتابیں کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں ضعیف اقوال نقل کرتے ہیں“ (شرح فتاویٰ رضویہ صفحہ ۱ مطبوعہ حسنی پریس مدینہ منورہ) دینی و شرعیہ دعائیہ اقوال و فتاویٰ (۱۷۶، ۱۷۷)

۲ ”فتاویٰ قادیہ“ کے مخطوطہ کی فوٹو کاپی جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور کی لائبریری میں موجود ہے جس کا نمبر ۳۹/۳۷ ہے لیکن اس نسخے میں السَّيْكِتِ کی جگہ السَّيْكِتِ لکھا ہے نیز اس میں ”لَیْلَةُ الْبَرَاءَةِ“ کے الفاظ بھی موجود نہیں ہیں۔ (میشم قادری)

ایسے ہی مسجدوں میں اور جو متولی مسجد کا صرف مسجد میں سے یہ چراغ جلائے تو اس کا تاوان دے۔“
 ◆ خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد قادری رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں: یہ شب نہ ہو کہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ بعض کے نزدیک مستحب اور بعض کے نزدیک مکروہ کیونکہ ان دونوں قولوں میں باسانی تعلیق ہو سکتی ہے اور وہ اس طرح کہ جو علماء احتیاط روشنی کے قائل ہیں ان کی فرض روشنی سے یہ ہے کہ مساجد میں بہ نیت ثواب قنادیل وغیرہ روشن کرنا مستحب ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مساجد میں ہی روشنی کی اور جو علماء کراہیت کے قائل ہیں ان کی غرض یہ ہے کہ علماء مساجد کے بلا غرض صحیح مثلاً بازاروں وغیرہ مقامات پر روشنی نہ کرنا چاہیے کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں محض مال کا ضائع کرنا ہے۔ (فضائل الشہان صفحہ ۱۲ مطبوعہ کربئی پریس لاہور)

اس کے کچھ مصلحت بعد مزید لکھتے ہیں کہ ”روشنی کے تین درجے ہیں۔ (۱) ایک بقدر حاجت ضروری لاہی۔ وہ اس قدر میں حاصل ہے کہ جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم شروع امر میں کجور کی شاخیں جلا کر اپنی حاجت پوری کر لیا کرتے تھے اس میں مسجد کا فرش اور جائے سجدہ اور نمازی لوگ ایک دوسرے کو نظر آ جاتے تھے۔ (۲) دوم زینت کے لیے وہ فعل حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کا تھا کہ تمام مسجد کثرت قنادیل سے چمک اُٹھی جیسا کہ تفسیر کی عبارت سے ہم ثابت کر آئے ہیں اور جیسا کہ ”تنبیہ خفیہ ابو الیث رضی اللہ عنہ میں ہے ”رای القنادیل نوره فی المساجد“ اسی طرح ”حلی“ وغیرہ میں ہے فرضیکہ کل دراتوں میں لفظ نوره صیغہ مضارع موجود ہے اور وہ مشتق ہے ہزور سے اور معنی اس کے صراح میں لکھے ہیں مذکور ”روشن شدن آتش و بلا لا سکو رفتن آن“ بنا بریں ہم کہتے ہیں کہ یہ فعل امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بلاشبہ قدر حاجت ضروری سے زیادہ تھا لیکن یہ بھی ہے کہ قدر حاجت زینت سے زیادہ تھا۔ (۳) سوم یہ کہ زینت مکان تو متعدد قنادیل سے حاصل ہو سکتی تھی مگر بلا غرض صحیح خواہ نواغز و نمود و نمائش کے لیے روشنی میں مبالغہ کیا۔ بے شک یہ اسراف ہے اور جس کسی نے منع کیا اسی قسم ثالث سے منع کیا ہے نہ کہ قسم اول و دوم سے و لا یصلی ذالک علی الفقہ۔

پس جو لوگ اول و دوم سے بلا لحاظ نیت حرام و بدعت کہہ دیتے ہیں وہ بہت بڑی کج فہمی کے مرتکب ہوتے ہیں ان کو چاہیے کہ حضرت حمید داری اور حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم کے معمول بہ کا ادب کریں کہ پہلے پہل بغرض مذہب مساجد میں فعل انہوں نے کیا جو قدر حاجت ضروری سے یقیناً روشنی زیادہ تھی۔ حیرت ہے کہ جب یہ لوگ مدینہ منورہ جاتے ہوں گے اور روضہ نورانی آنحضرت ﷺ کے گرد اگر تہماڑ اور فانوس اور ہزار ہا قنادیل دیکھتے ہوں گے تو ان کی جھمکاتی ہوئی روشنی سے آنکھیں بند کر لیتے ہوں گے یا کیا اور بوجہ غیظ و غضب روضہ اطہر کی کاشفی زیارت بھی کرتے ہوں گے یا نہیں۔ (فضائل الشہان صفحہ ۱۲ مطبوعہ کربئی پریس لاہور)
 و جمل العلماء سلطان المناظرین حضرت علامہ محمد اسماعیل سنبللی رضی اللہ عنہ ”حموی“ اور ”عالمیت بالسنہ“ کی عبارات کے متعلق فرماتے ہیں ”ان میں ان چراغوں کی ممانعت نہیں بلکہ شب برأت کی اس روشنی کی ممانعت ہے جس میں کوئی نیت خیر نہ ہو اور بغرض تفاخر و غیرہ مفاسد کے اس زمانہ میں رائج ہوا اور اپنے مکانات اور دیواروں پر اس کی رسم ہو۔ تو ایسی روشنی جس میں ایسے مفاسد ہوں اور نیت خیر نہ ہو وہ ضرور ناجائز و حرام ہے اسی طرح مال و بیت یا وقف سے مسجد کی ضروری روشنی سے زیادہ چراغ جلائے واقعی منوع ہیں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں)

برکت والے اوقات میں گناہ کرنا زیادہ عذاب کا باعث ہے

مسلمان آدمی کو چاہیے کہ اس رات بزرگ میں بدعت مذکورہ اور سب گناہوں سے پرہیز کرے اس واسطے کہ ثابت ہے شرع میں کہ اوقات متبرکہ میں گناہ کرنا جو جب زیادہ عذاب کا ہوتا ہے اور بہت بڑی رسم قریب بہ کفر یہ ہے کہ شب برأت میں اکثر بیجاں گھوڑے ہاتھی مٹی کے رکھتے ہیں اور ان پر چراغ جلاتے ہیں سو ان لوگوں نے تو بے شک شب برأت کو بالکل دیوالی کر دیا مردوں کو چاہیے کہ عورتوں کو اور اہل علم کو چاہیے کہ بے علموں کو ایسی باتوں سے منع کریں اور سمجھا کے باز رکھیں۔

خلاصہ رسالہ

اور خلاصہ اس رسالہ کا یہ ہے کہ شب برأت ست بزرگ رات ہے بعد شب قدر کے اس کا رتبہ ہے اس رات میں دعا قبول ہوتی ہے اور عبادت کا زیادہ ثواب ہوتا ہے اس رات میں شب بیداری کرے۔ نقلیں پڑھے اور بعض نفلوں کے سجدوں میں وہ دعائیں پڑھے جو پیغمبر صاحب نے پڑھی تھیں اور استغفار اپنے لیے اور مومنین اور مومنات اور شہداء کے لیے کرے درود اور ذکر الہی اور تسبیح پڑھ کے رات ختم کرے دعائیں اپنے لیے اور سب دوست آشنا عزیز قریبوں اور مسلمانوں کے لیے مانگے اور روشنی آتش بازی اور سب گناہ کے کاموں سے بچے، یہ رسالہ ۱۲۷۴ ہجری میں (گذشتہ صفحہ کا بقیہ حاشیہ ملاحظہ کریں) تو ان سے تراویح کے ختم میں چراغوں نہیں کر سکتے تو دہائیہ کی یہ جہالت ہے کہ انہوں نے اس سے یہ لطف نتیجہ اخذ کر لیا کہ تراویح کے ختم میں چراغوں ہی ناجائز ثابت ہوا بلکہ ان مسائل کی حقیقت یہ ہے کہ وصیت و وقف میں مال دینے والے کی نیت کا لحاظ ضروری ہوتا ہے اور انہوں نے چراغوں کی نیت سے انکار دیا لہذا ان کا مال اس مصرف میں خرچ نہیں ہو سکتا۔ (فتاویٰ احمدیہ کتاب الخطر و الا باء جلد ۳ صفحہ ۳۳۲ شبیر برادرزادہ دہلوی لاہور)

مزید تفصیل کے لیے دو مای کمر حق شمارہ نمبر ۹ ملاحظہ کریں اس میں حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد قادری کا رسالہ ”فضائل الشہان“ اور اسماعیل سنبللی رضی اللہ عنہ کا مکمل فتویٰ شامل ہے۔ (میشم قادری)

”بیان فضیلت و مرتبہ شب برأت“ میں لکھا گیا لہذا نام اس کا ”بیان قدر شب برأت“ رکھا گیا
خدا نے تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے نفع دے اور مولف کو نعمائے باطن و ظاہر عطا فرمائے۔
والمولف العبد المخلص بذیل سید الانبیاء محمد عنایت احمد غفرلہ اللہ العبد

و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی
خیر خلقه محمد و آلہ اصحابہ اجمعین۔

تمت

قطعہ تاریخ طبع از نتائج افکار طبع سلیم شیخ امیر اللہ تخلص تسلیم

لفظ حق سے چھپا یہ نسخہ خوب
ہر ورق جس کا رشک لالہ ہے
مصرع سال طبع لکھ تسلیم
نافع خلق کیا رسالہ ہے
۱۲۳۳ھ

خاتمۃ الطبع

خدا کے فضل سے یہ رسالہ شب برأت میں تصنیف عالم باہل فقیہ بے بدل مولانا الفضل و
اکمال اولیٰنا جناب مفتی محمد عنایت احمد مرحوم مغفور اہتمام حاجی رحمۃ ربہ احمد ابوالحسنات قطب الدین
احمد سے دوسری مرتبہ مطبع نامی لکھنؤ ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۳ھ میں چھپا۔

مرکز اشاعت نوادر علمائے اہل سنت، لاہور

کی اگلی فخریہ پیش کش

خلیفہ اعلیٰ حضرت، امام المناظرین، شیر بیشہ اہل سنت

حافظ قاری مولانا

ابوالفتح محمد حشمت علی خاں لکھنوی رحمۃ اللہ

کے نایاب علمی تحقیقی رسائل کا مکمل مجموعہ

جلد چھپ کر منظر عام پر آ رہا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ

اعلیٰ حضرت کا پیغام مسلمانانِ اہل سنت کے نام

شبِ براءت قریب ہے، اس رات تمام بندوں کے اعمال حضرت عزتِ عزوجل میں پیش ہوتے ہیں۔ مولا عزوجل پہ طفیل حضورِ پرنور، شافعِ یومِ النشور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کے ذنوب (گناہ) معاف فرماتا ہے مگر چند ان میں دو مسلمان جو باہم دُنیوی وجہ سے رنجش رکھتے ہیں فرماتا ہے، ان کو رہنے دو۔ جب تک آپس میں صلح نہ کر لیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کر دیں یا معاف کرالیں کہ ہاؤدِ تعالیٰ حقوق العباد سے محائف اعمال (یعنی اعمالِ نائے) خالی ہو کر بارگاہِ عزت عزوجل میں پیش ہوں۔ حقوقِ مولیٰ تعالیٰ کے لیے توبہِ صادقہ کافی ہے۔ النَّاسُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں) ایسی حالت میں بِإِذْنِهِ تَعَالٰی ضرور اس شب میں امیدِ مغفرت نامہ ہے بہ شرطِ محنت عقیدہ۔ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔ یہ سنتِ مصالحتِ اخوان (یعنی بھائیوں میں صلح کروانا) و معافیِ حقوق بحمدِ تعالیٰ یہاں سالِ ہائے دراز سے جاری ہے۔ اُمید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اجرا کر کے مَنْ سَنَّ لِي الْإِسْلَامَ سُنَّةَ حَسَنَةٍ فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْءٌ (یعنی جو اسلام میں اچھی راہ نکالے اُس کے لیے اس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اس پر عمل کریں ان سب کا ثواب ہمیشہ اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے) کے مصداق اور اس فقیر کے لیے غنوّ و عافیت دارین کی دُعا فرمائیں۔ فقیر آپ کے لیے دُعا کرتا ہے اور کرے گا۔ (ان شاء اللہ عزوجل) سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وہاں نہ خالی زبان دیکھی جاتی ہے نہ نفاق پسند ہے۔ صلح و معافی سب سچے دل سے ہو۔ والسلام

فقیر احمد رضا قادری از بریلی

(کلیاتِ مکتوبہ رضا سنہ ۱۴۲۶ھ ۲۰۰۵ء مطبوعہ مکتبہ نعیمیہ لاہور)

مرکزِ اشاعتِ نوادرِ علمائے اہل سنت، لاہور